

## 96588- گھر میں گھنٹی اور الارم والی گھڑی استعمال کرنا

### سوال

چچھ لوگ کہتے ہیں کہ الارم والی گھڑی حرام ہے، کیونکہ اس میں موسمیتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

### پسندیدہ جواب

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس قافلہ میں کتا اور گھنٹی ہواں کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2113).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"گھنٹی مزمار شیطان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2114).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

گھنٹی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ: گھنٹی سے فرشتوں کی نفرت کا باعث یہ ہے کہ یہ ناقوس کے مشابہ ہے، یا پھر ان لٹکانے والی اشیاء میں ہے جس سے منگ کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا سبب آواز کی کراہت ہے، اور اس کی تائید مزمار شیطان والی روایت کرتی ہے "انٹی".

اس کی آواز سے کراہت کا سبب یہ ہے کہ اس میں سر اور گانے کی مشابہت پائی جاتی ہے جسے مفہوم گانے سے ملختی کیا جاتا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حاصل یہ ہوا کہ: آواز کے دو پہلو اور جنتیں میں: ایک تو اس کی قوت ہے، اور دوسری گھنٹی بن جاتی ہے،.....

سر اور گانے کے اعتبار سے اس میں نفرت پیدا ہوئی ہے اور اس کی علت اس کا مزمار شیطان ہونا بیان کیا ہے "انٹی".

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو، کیونکہ جانوروں کے چلنے اور ان کے بلنے سے موسمیتی اور سر پیدا ہوگا، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ گانے بجائے کے آلات حرام ہیں) انٹی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (340/4).

اور ہامسئلہ الارم والی گھڑی وغیرہ کا مسئلہ تو اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر تو یہ گھڑی وغیرہ مو سیقی کی آواز پر مشتمل ہو تو یہ حرام ہے کیونکہ گانے مجانے کی حرمت میں عمومی دلائل پائے جاتے ہیں، لیکن عام گھنٹی والی گھڑی میں کوئی حرج نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے ہیں:

(اور جو کچھ الارم والی گھڑیوں اور اس کے مشابہ اشیاء میں ہے تو یہ ممنوعہ اشیاء میں شامل نہیں۔....)

اور اسی طرح جو گھنٹی دروازے پر لگائی جاتی ہے، جسے بجا کر اجازت طلب کی جاتی ہے، کیونکہ بعض دروازوں پر اجازت لینے کے لیے گھنٹی لگی ہوتی ہے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ مانع نہ میں شامل نہیں ہوتی، اس لیے کہ یہ کسی جانورو غیرہ پر لٹکی ہوتی نہیں، اور نہ ہی اس سے وہ سر حاصل ہوتا ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے) انتہی۔

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (340/4-341).

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

حرام گھنٹی کو نہیں ہے؟ یہ علم میں رہے کہ اس وقت الیکٹر نک گھنٹیاں موجود ہیں، جن سے پرندوں کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں، اور گھڑیوں میں بھی ہر گھنٹہ بعد گھنٹی بھتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی گھنٹیاں پائی جاتی ہیں؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

"گھروں اور سکولوں وغیرہ میں استعمال کی جانے والی گھنٹیاں اس صورت میں جائز ہیں جب یہ حرام پر مشتمل نہ ہوں، مثلاً عساکروں کے ناقوس کی آواز کی طرح، یا پھر مو سیقی کی آواز پر مشتمل نہ ہوں، کیونکہ اس صورت میں اس مو سیقی اور ناقوس کی آواز کی بنا پر یہ حرام ہونگی" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجھوٹ العلیمیۃ والافاء (26/284).

واللہ اعلم۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس قافلہ میں کتا اور گھنٹی ہواں کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2113).

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"گھنٹی مزمار شیطان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2114).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کستہ میں :

گھنٹی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ : گھنٹی سے فرشتوں کی نفرت کا باعث یہ ہے کہ یہ ناقوس کے مشابہ ہے، یا پھر ان لٹکانے والی اشیاء میں ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا سبب آواز کی کراہت ہے، اور اس کی تائید مزامیر شیطان والی روایت کرتی ہے "انتہی".

اس کی آواز سے کراہت کا سبب یہ ہے کہ اس میں سر اور گانے کی مشابہت پائی جاتی ہے جسے ممنوعہ گانے سے ملختی کیا جاتا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ میں :

حاصل یہ ہوا کہ : آواز کے دو پلواور جتیں میں : ایک تو اس کی قوت ہے، اور دوسری گھنٹی بجنا ہے،....

سر اور گانے کے اعتبار سے اس میں نفرت پیدا ہوئی ہے اور اس کی علت اس کا مزمار شیطان ہونا بیان کیا ہے "انتہی".

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ میں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو، کیونکہ جانوروں کے چلنے اور ان کے ملنے سے موسیقی اور سر پیدا ہوگا، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ گانے بجانے کے آلات حرام میں) انتہی.

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (340/4).

اور رہا مسئلہ الارم والی گھڑی وغیرہ کا مسئلہ تو اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر تو یہ گھڑی وغیرہ موسیقی کی آواز پر مستقل ہو تو یہ حرام ہے کیونکہ گانے بجانے کی حرمت میں عمومی دلائل پائے جاتے ہیں، لیکن عام گھنٹی والی گھڑی میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ میں :

(اور جو کچھ الارم والی گھڑیوں اور اس کے مشابہ اشیاء میں ہے تو یہ ممنوعہ اشیاء میں شامل نہیں....

اور اسی طرح جو گھنٹی دروازے پر لگائی جاتی ہے، جسے بجا کر اجازت طلب کی جاتی ہے، کیونکہ بعض دروازوں پر اجازت لینے کے لیے گھنٹی لگی ہوتی ہے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ ممانعت میں شامل نہیں ہوتی، اس لیے کہ یہ کسی جانورو وغیرہ پر لٹکی ہوئی نہیں، اور نہ ہی اس سے وہ سر حاصل ہوتا ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے) انتہی.

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (341-340/4).

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

حرام گھنٹی کوئی ہے؟ یہ علم میں رہے کہ اس وقت الیکٹریک گھنٹیاں موجود ہیں، جن سے پرندوں کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں، اور گھڑیوں میں بھی ہر گھنٹہ بعد گھنٹی بجتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کمیٹی قسم کی گھنٹیاں پائی جاتی ہیں؟

توكیٹی کا جواب تھا :

"گھروں اور سکولوں وغیرہ میں استعمال کی جانے والی گھنٹیاں اس صورت میں جائز ہیں جب یہ حرام پر مشتمل نہ ہوں، مثلاً عساکیوں کے ناقوس کی آواز کی طرح، یا پھر موسمیتی کی آواز پر مشتمل نہ ہوں، کیونکہ اس صورت میں اس موسمیتی اور ناقوس کی آواز کی بنیاد پر یہ حرام ہونگی" انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (26/284).

واللہ اعلم.